اخبار نور افشاں لودیانہ

JAGRAON JUL 26 89

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

[illegible]

[illegible]

نمبر ۳۰ — مطبوعہ ۲۵- جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

(مطبوعہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ)

ہمعصر اخبار الاخیار دہلی مطبوعہ ۱۵ جون ۱۸۸۹ء میں "اسلام اور خوبی اخلاق" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے "سیل صاحب لکھتے ہیں کہ وہ لوگ نہایت دھوکھا کھاتے ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے"۔ اور پھر وہ تین ملکوں کا ذکر کرکے نتیجتاً یہہ لکھتے ہیں "اسلام کی خوبیوں نے انہیں مسلمان کر دیا" اور پھر گبن صاحب کا حوالہ دیکر لکھتے ہیں کہ "افریقہ اور ایشیا کے لکھو کھا نو مسلم جنہوں نے عرب کے مسلمانوں کی تعداد بڑھائی ایک خدا اور اُسکے رسول پر ایمان لانے میں فریفتہ ہوگئے"۔ مقدم الذکر صاحب کا فرمانا کسیطرح سے قابل تسلیم نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن میں صاف وصریح طور سے جہاد کی بابت تعلیم ہے۔* دیکھو سورۃ الصف وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم۔ ترجمہ اور جہاد کرو بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے۔ اس قسم کی اور بہت آئتیں پائی جاتی ہیں جنمیں خدا کی راہ میں جہاد کا حکم ہوا ہے اور پھر دیکھو سورۃ النساء وفضل اللہ المجٰھدین الخ ترجمہ بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو۔ اور پھر لکھا ہے کہ اگر مسلمان خدا کی راہ میں نہ لڑیں تو دوزخ کی آگ میں ڈالے جاوینگے دیکھو سورۃ التوبۃ وکرھوا ان یجاھدوا الخ..... قل نار جھنم اشد حرا۔ جبکہ قرآن میں بزور شمشیر دین پھیلانے کی تعلیم کثرت موجود ہے تو پھر صاحب موصوف کا فرمانا کسطرح پر درست ہے بلکہ برخلاف مذہب اسلام ہے۔ ہمکو بڑا تعجب آتا ہے کہ ایسے صاحبان کے قول پیش کئے جاتے ہیں جو شائد خود مذہب اسلام میں نہیں ہیں مو خرالذکر صاحب کا فرمانا دنیا کی تواریخ کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ تواریخ اسکی پوری شاہد ہے کہ مسلمانوں نے بزور شمشیر محمدی مذہب کو فروغ دیا۔ اور دیدہ و دانستہ ایک بات کا انکار کرنا دوسری بات ہے +

* نوٹ ہم نہیں جانتے کہ سیل صاحب کا یہہ قول کہاں سے نقل کیا گیا ہے کیونکہ قرآن انگریزی کے دیباچہ میں صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ "میں اسبات پر زور دیتا ہوں اور میری رائے میں بڑا بھاری ثبوت ہے کہ محمد کا مذہب سوائے اس کی ... جہاد کے اور کچھ نہیں کیونکہ اسنے ترقی صرف تلوار کے ذریعہ کرائی جاتی ہے" دیکھو ترجمہ قرآن انگریزی کا دیباچہ صفحہ ۴۰ سطر ۲۴ سے ۲۶ تک۔ رسالہ انجمن حمایت اسلام جلد ۳ نمبر ۲ و ۳ میں ۳ قسم کے جہاد لکھے ہیں (۱) دفعیہ (۲) انتقامیہ (۳) انتظامیہ ملکی تو پھر کہ اب اسکے برخلاف خیال اسلام ظاہر کیجاتی ہے؟

یک نہ شد دو شد۔ ہم نے اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۰- جون ۱۸۸۹ء میں لاہور کی میونسپلٹی کے نفاق کی بابت کچھ لکھا تھا اب ہم نے دوست ہند میں پڑھا ہے کہ لکھنؤ کی میونسپلٹی کے ممبروں میں سخت نفاق پھیلا ہوا ہے۔ اور اب وہ اس درجے تک پہنچا ہے کہ عنقریب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر مداخلت کرکے دوسرے ممبر مقرر کرینگے۔ اور ہم نے یہہ بھی پڑھا ہے کہ اس نفاق کے سبب سے ایک مجسٹریٹ اور ایک ممبر سرکاری افسر نے استعفا بھی داخل

جناب پادری اے روڈالف صاحب کی وفات حسرت آیات

نہایت افسوس اور رنج وغم کا مقام ہے کہ پادری روڈالف صاحب واقعہ ۴۔ فروری ۱۸۹۵ء کو اپنے وطن ملک جرمنی میں پچھتر برس کی عمر میں اس دارفانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرماگئے۔ پادری صاحب مرحوم ۱۸۳۹ء میں گاسنر مشن کے متعلق ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اور ۱۸۴۵ء میں لودیانہ مشن کی پریسبٹیری کیطرف سے پادری کے عہدے پر مقرر کئے گئے۔ انکی زندگی کا بہت سا وقت لودیانہ کلیسیا میں جہاں کہ اُنکی بڑی عزت اور حرمت تھی اور لودیانہ میں مشن کے دیگر کاموں میں صرف ہوا۔ عرصہ دس سال تک مشن ہائی سکول کے مہتمم اور ۱۱ سال تک کرسچن گرلس آرفنیج اسکول کے مہتمم اور ۱۲ سال تک مشن پریس لودیانہ کے مہتمم رہے۔ اُسکے بعد اُن کی تبدیلی سباٹھو کو ہوگئی جہاں کہ وہ کئی برس تک کام کرتے رہے ✣

اُنکی میم صاحبہ کا انتقال بھی سباٹھو میں ہوا تھا اور اُسکے بعد صاحب مرحوم کی طبیعت دن بدن ناتو علیل ہوتی گئی اور اسی سبب سے اُنکو ولائت جانا پڑا۔ لیکن اُنکے دل کا بڑا شوق اس ملک کے لوگوں کی جان بچانے کی خاطر کام کرنیکا تھا اور بیماری اور ضعیفی کی حالت میں بھی اس ملک میں آنے کا ارادہ مصمم کیا اور روانہ بھی ہوآئے لیکن بسبب زیادہ بیمار ہونیکے ڈاکٹر صاحب کی صلاح سے رستے میں سے واپس ہوگئے اور وہیں بیمار رہکر اپنے خداوند کی خوشی میں داخل ہوگئے۔ اس ملک میں اُنکی دانائی اور خوش خلقی کے سبب سے تمام عیسائی خصوصاً لودیانہ کلیسیا کے تمام ممبران اُنکو بہت عزیز رکھتے تھے اور اُنکے دلوں میں اُنکی طرف سے از حد محبت تھی اور اُنکو اپنا مہربان بزرگ باپ سمجھتے تھے۔ انکی موت کی خبر سے تمام کے دل افسوسناک معلوم ہوتے ہیں اور بڑی عزت سے اُنکو یاد کرتے ہیں ✣

ہمعصر مخزن مسیحی تحریر کرتا ہے کہ ایک صاحب نے جو دیر تک اُنکے ساتھ رہے اُنکی بابت یہ لکھا ہے کہ "وہ ہماری کلیسیا میں ایک نہایت سرگرم اور لائق مسیحی خادم الدین تھے" ✣

ہمعصر مذکور یہ بھی رائے دیتا ہے کہ "انکی یادگار قابل یاد رکھنے کے ہے۔ بہتر ہو کہ لودیانہ میں ایک میموریل قائم کیجاوے۔ مثلاً اسکول میں ایک سکالرشپ دیجاوے اُنکے پُرانے شاگرد اسمیں ضرور مدد کرینگے۔ ہم رائے دیتے ہیں کہ اسکے متعلق چندہ پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے پاس بھیجا جاوے"۔ ہم اس رائے سے بخوشی اتفاق کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ایک خاطر خواہ رقم چندہ کی جلد جمع ہوجاویگی۔ کیونکہ صاحب مرحوم کے پُرانے شاگردوں میں سے ہزارہا اُنکے مداح ہیں اُنکو اُنکی یادگاری کے لئے کچھ تھوڑا چندہ دینا ناگوار معلوم نہ ہوگا ✣

ہمارے ہمعصر

ناظرین نورافشاں نے دیکھا ہوگا کہ وقتاً فوقتاً جب کبھی کسی فریق مخالف کے ساتھ نورافشاں مخاطب ہوا ہے یا کسی قسم کی کوئی تحریر شائع کی ہے تو کسقدر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ پیش آیا ہے۔ اور مخالف فریق خواہ کیسی ہی سختی اور درشتی کو کام میں لایا ہو لیکن نورافشاں نے اپنی پالیسی کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ اول تو ایسے صاحبان سے جو غیر مہذبانہ تحریرات اور بدکلامی کو کام میں لاتے ہیں اکثر طرح ہی دینا پسند کرتا ہے مگر اگر کسی بات کا اظہار ہی کرنا پڑے تو نہایت شائستگی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ اُسکے مخالفین ہر ایک راست وحق بات میں بھی خلاف ہوجاتے ہیں اور ایک درست وحق معاملہ میں بھی تعصب اور ہٹ کے پردے کے سبب کچھ نہ کچھ خامہ فرسائی کرتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ نمبر گذشتہ میں مندرجہ حاشیہ معاصرین نے جو درافشانی ہمارے اخبار کی تحریرات کی نسبت کی ہے قابل افسوس ہے۔ ہم چند ایک فقرے ان معاصرین کے درج کرکے ناظرین کے انصاف پر چھوڑ دیتے ہیں ✣

۱۔ کوہ نور
۲۔ پنجاب سماچار
۳۔ ست دھرم پرچارک
۴۔ خیر اندیش
۵۔ آریہ گزٹ
۶۔ خیر خواہ کشمیر

ہمعصر کوہ نور مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۹۵ء میں ایک نامہ نگار کی فضول اور لچر تحریر پر ایک حاشیہ چڑھاتا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ نامہ نگار عیسائیوں کو اُن باتوں کا ملزم ٹھہراتا ہے جو بالکل اُن پر کسیطرح پر بھی ثابت نہیں۔ اور بہت سے بہتان لگاکر آخر کو لکھتا ہے "کہ کیوں عیسائیوں کو ایسی حرکتوں سے بند نہیں کیا جاتا۔ میں ڈرتا ہوں کہ حکام کی اسقدر چشم پوشی اور عیسائیوں کی اسقدر بدلگامی ایک دن خوفناک نتیجہ پیدا نہ کرے"۔ دانا لوگ خوب جانتے ہیں کہ ایسے خوفناک نتیجے کن لوگوں کی کارروائی سے نکلنے کی اُمید ہے۔ بیچارے عیسائیوں نے تو نہ اب تک کبھی ایسا کیا اور نہ آگے کرینگے ایسا خوف تو آجکل ضرور آریوں کی کارروائی سے ہو رہا ہے جو جگہ بجگہ ہر ایک قوم کو خوفناک طور سے اشتعال دلا رہے ہیں معزز ہمعصر تحریر فرماتا ہے کہ "لودیانہ کے عیسائی واعظین کرسچن اسپرٹ کے خلاف حرکات کا مصدر ہو رہے ہیں" اور پھر تحریر فرماتا ہے کہ "ہمارے نزدیک یہ مذہبی تنازعات کبھی بند نہ ہونگے جب تک علی العموم بازاروں میں وعظ کرنیکی ممانعت سرکاری طور پر نہ ہو"۔ افسوس کہ ہمارے بوڑھے اور تجربہ کار ہمعصر نے بیچارے عیسائیوں کی بابت حالانکہ ان سے اب تک کسی قسم کی زیادتی وقوع میں نہیں آئی یہ رائے بڑے زور سے لکھ ماری۔ اور نامہ نگار کی بے تکی باتوں کو باور کرلیا۔ لیکن آجکل جو بڑے بڑے فساد اور باہمی جھگڑے ہندوں سکھ اور آریوں میں ہو رہے ہیں اور دور تک نوبت پہنچ رہی ہے اُنکی بابت گورنمنٹ کو کچھ رائے نہ دی اور باوجود دریافت کئے ایک امر کی بابت ایسی رائے ظاہر کی۔ ایک اور بات ہے کہ نامہ نگار کی تحریر پر حاشیہ چڑھانے سے پیشتر یہ بھی تحریر فرماتا ہے کہ "اگر ہم اسپر اپنی رائے دیں تو ہمیں اندیشہ

ہے کہ ہم اپنے ہمعصر نور افشاں کے مورد عتاب ہونگے"۔ پیارے ہمعصر رلئے تو آپ خوشی اور شوق سے دیویں لیکن اگر آپکی سچی اور حق رلئے ہو تو نور افشاں کو کوئی ناراضگی نہیں مگر رائے دینے سے پیشتر اس واقعہ کی تصدیق کر لینی آپکا فرض تھا نہ کہ یونہیں نامہ نگار کی بات کو تسلیم کر لینا۔ آگے بھی آپکے نامہ نگار نے ایک امر میں غلط بیانی کی تھی جسکا ذکر نور افشاں مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۹ء میں ہو چکا ہے اور اب بھی اس معاملہ میں اُسکی سراسر غلطی ہے۔ جو کچھ آپکا نامہ نگار (غالباً وہ کوئی آریہ ہوگا) لکھتا ہے بالکل درست نہیں۔ عیسائی کبھی ایسا نہیں کرتے۔ کیونکہ عیسائیوں کا یہہ طرز منادی نہیں کہ کسی کے بزرگ کو گالی دیں یا کسی کے ساتھ بدکلامی سے پیش آویں بلکہ عیسائیوں کا کام تو انجیل کی بشارت دینا ہے۔ آپکے نامہ نگار نے بالکل خلاف لکھا ہے اور یہہ اسکا بہتان صرف ضد اور ہٹ دھرمی کے سبب سے ہے +

ہمعصر بھارت سُدھار مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۸۹ء

میں بعنوان مرسلات بعنوان "نور افشاں اور ہم" ایک آریا کا مضمون درج کیا ہے جو ایسا بدزبان آریا ہے کہ جسکی تحریر میں سوائے گالیوں اور بدتہذیبی کے اور کچھ نہیں۔ ہم اسکے کسی فقرہ کا اقتباس کرنا بھی تہذیب نہیں سمجھتے لیکن افسوس اس بات پر آتا ہے کہ ایسے مضامین سے ایڈیٹر صاحب اپنے اخبار کے کالموں کو سیاہ کیوں کر دیتے ہیں +

ہمعصر ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۸۹ء

میں ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا ہے کہ "لچھمنداس کے خط کی نسبت جو آپنے بناوٹی ہونیکا اظہار کیا ہے وہ ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ لچھمنداس نے ویسا ہی خط آپکے نام بھی بھیجا جو آپنے نہ معلوم کس وجہ سے شائع نہیں کیا"۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم اپنے ہمعصر کو کسطرح پر یقین دلادیں کہ کوئی خط لچھمنداس کا ہمارے پاس سوا اُس خط کے جو نور افشاں میں شائع ہو چکا ہے ابتک نہیں پہنچا۔ (آپکی پہلی تحریر کے موافق ہم منتظر بھی رہے لیکن ابتک وہ خط ہاتھ نہ آیا) حالانکہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ کوئی ایسا خط ہمارے پاس نہیں پہنچا پر ہمعصر کو ذرہ بھی یقین نہیں آتا۔ اور اسپر ہمکو جھوٹا کہتا ہے اور جس خط کے ہم نے بناوٹی ہونیکی بابت کچھ نوٹ دیا تھا اسکو ثابت نہ کیا کہ سچ مچ وہ اُسیکا خط تھا مگر یونہیں لکھ دیا کہ سراسر جھوٹ ہے۔ ہمعصر کو چاہئے تھا کہ اُسکے جھوٹ ہونیکی کوئی دلیل دیتا جسطرح کہ ہم نے اسکے بناوٹی ہونیکی دلیلیں دیں تھیں۔ ہمعصر کی ایسی بلا ثبوت باتوں پر ہمکو بڑا افسوس آتا ہے +

ہمعصر خیر اندیش مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۸۹ء میں

ایک خبر پر جو ہم نے نور افشاں میں کانگرس کے ایک رزولیوشن کی بابت درج کی تھی ایک نوٹ لکھا ہے جسکا ایک فقرہ یہہ ہے کہ "ہم نہیں جانتے کہ نور افشاں کو ایسے رزولیوشن کے پاس ہونیکے متعلق کس نے کہا ہے شائد اُسی نے کہا ہوگا جسنے اُسکو ایک کے تین خدا بتائے ہیں"۔ افسوس کہ نام خیر اندیش اور یہہ تحریر۔ جناب یہہ خبر شاید آپکے اخبار میں شائع نہیں ہوئی۔ نہ صرف ہم نے اُسکو درج اخبار کیا تھا بلکہ اور بھی کئی ایک اخباروں نے نقل کی تھی۔ اور پھر لکھا ہے کہ "اور کیا تعجب ہے کہ کانگرس کی اگزیکیوٹو کمیٹی کے پاس کوئی اس قسم کے رزولیوشن کے پیش کرنیکی خواہش ظاہر کی گئی ہو"۔ اور پھر یہہ بھی لکھا ہے کہ "اگر بالفرض کوئی ایسا رزولیوشن تجویز ہوا ہو تو اس سے بڑھکر ہندوستان کے فائدے کی کونسی بات متصور ہو سکتی ہے"۔ پہلے تو اس خبر کو جھٹلانے کی کوشش کی ہے اور پھر خود ہی مذبذب حالت میں کسیقدر مان بھی گئے ہیں۔ افسوس کہ ایسی تحریرات کا موجد صرف ہٹ اور تعصب ہے۔ ورنہ پبلک کو ایسی تحریروں سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے +

ہمعصر آریہ گزٹ بھی کئی ایک مضامین آریوں کے

درج کرتا ہے جو بالکل خلاف تہذیب ہیں۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ کوئی ہم سے سوال نہ کرے بیشک جسکا جی چاہے خوشی سے سوال کرے اور جواب بھی بڑے ادب کے ساتھ دیا جاویگا مگر حجت اور طعن اور گالی کا جواب ہم دے نہیں سکتے۔ ایسوں کے لئے ہماری خاموشی ہی جواب سمجھنی چاہئے +

ہمعصر خیرخواہ کشمیر مطبوعہ ۸ جولائی ۱۸۸۹ء

میں ہماری اُس تحریر پر جو ہم نے آریوں کی بدزبانی کی بابت لکھی تھی ذیل کے فقرے لکھتا ہے کہ "ایڈیٹر بے ادبی معاف یہہ لوگ آپ کے ہی چیلے چانٹے ہیں۔ کچھ شکایت نہ کیجئے۔ کیونکہ جو کچھ یہہ لوگ ہر ایک قوم کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اسکی بنیاد اس ملک میں دراصل عیسوی پادری صاحبان نے ہی رکھی ہے"۔ ہمعصر کا یہہ فرمانا قدرے درست ہے پر تمام نہیں یہہ بات تو بالکل ٹھیک ہے کہ پادری صاحبان نے اس ملک کے لوگوں کو جو جہالت اور گمراہی کی گہری نیند میں سو رہے تھے بیدار کر دیا ہے اور اب بہت کچھ مذہب کا چرچا پھیلا ہوا ہے اور بہت سی باتوں کی تقلید ہو گئی ہے مگر یہہ بیجا کارروائی جو آریا آجکل کر رہے ہیں اور جو بدزبانی اور زباندرازی انھوں نے اختیار کر رکھی ہے ہرگز ہرگز پادری صاحبان نے انکو نہیں سکھلائی بلکہ پادری صاحبان کی متحمل مزاجی اور بردباری ازحد مشہور ہے نہ صرف شہری اسبات کے مقر ہیں بلکہ دیہات میں دہقانوں سے بھی پوچھ لو اور ہر ایک مذہب والے اگر سچائی سے گواہی دیں کہہ سکتے ہیں کہ ضرور صبر اور برداشت میں پادری صاحبان بکمال درجے کی بردبار طبیعت رکھتے ہیں۔ اگر پادری صاحبان سے وہ سیکھتے تو کسی مذہب والے سے فساد ہرگز نہ کرتے بلکہ پیار سے سمجھاتے اور سکھلاتے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہہ طریق انکا اپنا ہے۔ جسکے سبب سے وہ روز بروز پبلک میں بدنام ہوتے جاتے ہیں +

مراسلات

*بقیہ ایک آن میں ایک سے زیادہ جورؤوں والے اور ایک سے زیادہ شوہر والی کو بپتسمہ دینا بالکل ناجائز ہے۔

قول مسٹر آتھم صاحب۔ وہ جو تھوتھی اور تاتشس میں ہدایت ہے کہ خادم دین کا عہدہ ایسے کسی کو دیا جاوے جو ایک جورو کا شوہر ہو اور شرابی و لالچی وغیرہ نہ ہو۔ اس پر سوال یہہ ہے کہ شرط موصوفہ میں بجز ایک جورو کے شوہر ہونیکے اور بھی کوئی شرط ایسی ہے کہ جسکی ممانعت دفتر فطرت یا اوراق الہام صادق میں کہیں

(نوٹ (۱) ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ جواز جنس کی بابت نور افشاں میں بہت کچھ بحث ہو چکی تھی اور ہم نے اس بحث کو بند بھی کر دیا تھا لیکن مسٹر عبد اللہ آتھم اور پادری ٹھاکر داس صاحبان کی درخواست پر یہہ دو مضامین درج کئے جاتے ہیں +
(۲) مضمون کی ترتیب میں کچھ رد و بدل ہو گیا ہے۔ اول مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کا مضمون جو صفحہ ۲ میں ہے پڑھنا چاہئے اور بعد اسکے یہہ مضمون پڑھنا چاہئے +

نہیں ہو یا ایک جورو کے سوا کی ممانعت بھی نہیں ہو۔ اگر دوسرے جملہ شروط کی ممانعت ہو اور صرف شرط متنازعہ ہی کی ممانعت نہیں ہے تو اسکا نتیجہ معکوس صحیح ہو سکیگا اور دوسری شروط کا نہیں۔

اقول۔ انجیل مقدس میں ہر ایک کے لئے کثرت ازدواجی کی ممانعت یوں کی گئی ہو کہ مسیح اور اُسکے رسولوں نے ایک مرد اور ایک عورت والے اصول کو نبیوں اور عیسائیوں کے لئے قائم کیا ہو اور مثل موسیٰ کے کسی کی سخت دلی اور نفسانیت کی خاطر رعائت نہیں کی ہو۔ اور مطابق اسکے خصم اور جورو کے فرائض بتلائے ہیں نہ کہ خصم اور اسکی جوروؤں کے یا جورو اور اُسکے شوہروں کے۔ یعنے واحد ازدواجی کے متعلق ہدایتیں ہیں۔ مگر کثرت ازدواجی کی نہ کوئی مثال اور نہ کوئی ہدایت ہو +

دیکھو متی ۱۹: ۴ و ۵۔ "خالق نے شروع میں انہیں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی اور فرمایا کہ اسلئے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اور وے دونوں ایک تن ہونگے" خیال رہے کہ یہہ دائمی قانون مقرر ہوا کہ ایک مرد ایک عورت سے ملا رہیگا اور نہ کہ صرف آدم اور حوا کے لئے تھا مسیح خداوند اس قانون کو یہودیوں اور غیروں کی خرابی کے برخلاف بحال کرتا ہو اور یوں کثرت ازدواجی کو ناجائز اور خلاف فطرت ٹھہراتا ہو +

اس مقام پر مسٹر آتھم صاحب سوال کرتے ہیں کہ اسمیں سوائے طلاق کے کیا "زور مضمون مناہی کثرت ازدواج پر بھی کچھ ہو؟" میں کہتا ہوں کہ گو سوال طلاق کی بابت کیا گیا تھا تاہم جواب کا حصہ منقولہ بالا مناہی کثرت ازدواج پر ہو۔ ثانیاً خداوند نے مناہی طلاق کی بنا واحد ازدواجی ٹھہرایا ہو یعنے نہ ایک جورو چھوڑے اور نہ دوسری کرے بلکہ ایک ہی سے ملا رہے جیسا شروع میں مقرر ہوا۔ ثالثاً اسمیں عورت کو چھوڑنا مرد کی زناکاری نہیں کہا ہو۔ اسکو چھوڑکر وہ عورت سے زنا کرواتا ہو۔ متی ۵: ۳۲۔ مگر مرد آپ زناکار اُس حالت میں ٹھہرتا ہو جب دوسری جورو کرتا ہو۔ اب اس حال میں وہ کیوں زناکار ٹھہرتا ہو؟ اسواسطے کہ جس عورت کو اُسنے بغیر زنا کے چھوڑا وہ ہنوز اُسی کی جورو ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہو کہ ایک آن میں دو جوروئیں رکھنا زناکاری ہو۔ اور یہہ قانون سب کے واسطے ہو نہ کہ صرف خادم دین کیواسطے۔ اور اگر اسپر یہہ حجت نکالی جاوے کہ یہہ مناہی خاصکر اسی حالت کے لئے ہو جب مرد ایک عورت کو چھوڑکر دوسری سے بیاہ کرے پر اگر اسکو نہ چھوڑے اور دوسری بھی کر لیوے تو یہہ زناکاری نہیں ہو۔ تو اول تو یہہ مسیح کے منشا کے برخلاف ہو کیونکہ وہ ناحق چھوڑی ہوئی عورت کو اُس مرد کی جورو ٹھہراکر دوسری سے بیاہ کرنیکو زناکاری کہتا ہو۔ اور دوسرے اس حجت سے یہہ قباحت بھی جائز ٹھہریگی کہ عورت کو بھی اختیار ہوگا کہ ایک مرد کو چھوڑکر دوسرا نہ کرے کیونکہ یہہ زناکاری ہوگی پر اسکو رکھے اور تب دوسرا کرے تو یہہ جائز ہوگا۔ برخلاف اسکے دیکھو ۱ قرنتیوں ۷: ۱۰ و ۱۱۔ بمقابلہ ۱ قرنتیوں ۷: ۳۹) یہہ حجت پولوس رسول کے اس فرمان سے اور بھی رد ہوتی ہو کہ جورو اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ خصم مختار ہو۔ اسیطرح خصم بھی اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ جورو۔ (۱ قرنتیوں ۷: ۴) ان مقاموں سے صاف ظاہر ہو کہ ایک جورو یا خصم کے جیتے جی دوسری جورو یا دوسرا خصم کرنا ناجائز ہو۔ حرامکاری ہو +

پھر دیکھو ۱ قرنتیوں ۷: ۲۔ "ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا خصم رکھے" اسکے مطابق دیکھو افسیوں ۵: ۳۳۔ "بہرحال ہر ایک تم میں سے اپنی اپنی جورو کو ایسا پیار کرے جیسا آپکو اور عورت اپنے شوہر کا ادب کرے" یہہ صریح تاکید واحد ازدواجی کی ہو +

اگر عوام کے لئے زیادہ عورتیں کرنیکی اجازت دینے کا منشا ہوتا تو یہہ نہ کہا جاتا کہ "ہر مرد اپنی جورو رکھے" بلکہ یوں کہا جاتا کہ جوروئیں یا جوروواں رکھے۔ تاہم اسپر مسٹر آتھم صاحب کا سوال ہو کہ "کیا یہاں مناہی دوسری جورو پر بھی کوئی لفظ ہو؟ یا کہ زنا سے بچنے کو اپنے ہی جوڑے کے پاس سب کوئی جاوے"؟ معلوم ہووے کہ یہہ مطلب نہیں ہو جو آپ فرماتے ہیں۔ متن کو اپنے مطلب کے موافق مروڑنا نہ چاہئے۔ اُس وقت کی تکلیفوں کے لحاظ سے رسول اکیلا رہنا بہتر بتلاتا ہو۔ پر اگر کوئی ضبط نہ کر سکے تو حرامکاری سے بچنے کے لئے ہر مرد اپنی جورو رکھے۔ اور ہر عورت اپنا شوہر۔ تکلیفوں کے لحاظ سے تو رسول عورت کو چھونے سے منع کرتا ہو پر وہ دو کی گنجائش ڈھونڈھتے ہیں۔ علاوہ اسکے وہ الفاظ جو یہاں دوسری جورو پر دال ہیں وہ یہہ ہیں یعنے "اپنی" اور "اپنا" خصم جورو کا اپنا خصم نہیں ہو سکتا اور وہ کئی ایک جوروؤں کا مشترک خصم ہووے یونانی لفظ جو "اپنے" کیواسطے مستعمل ہوا ہو اسکے یہہ معنے ہیں کہ اس خصوصیت کے ساتھ اپنا ہو کہ کسی دوسری یا دوسرے کا نہ ہووے پس ایسی ہدائت اوروں کو نہ کیجاتی کہ ہر مرد اپنی جورو رکھے۔ اور کہ ہر مرد اپنی اپنی جورو کو پیار کرے اگر صرف خادم دین کو ایک جورو رکھنے کا حکم ہوتا +

اور پھر معلوم ہووے کہ اس ہدائت سے خادم دین ایک جورو کا شوہر ہووے یہہ نتیجہ نکالنا کہ اوروں کے لئے کثرت ازدواجی جائز ہو اس حال میں کچھہ زور رکھ سکتا ہو اگر کلیسیا میں کثرت ازدواجی کا رواج ثابت ہو۔ برعکس اسکے مقامات منقولہ بالا اور دیگر مقامات سے جنمیں شوہر اور جورو کے فرائض کا ذکر آیا ہو صاف ظاہر ہو کہ کلیسیا میں کثرت ازدواجی کا رواج بالکل نہ تھا۔ اور اسلئے یہہ نتیجہ غیر ہو +

پس پاسبان کو ایک جورو رکھنے کی ہدائت اسلئے نہ ہوئی کہ اوروں کو ایک سے زیادہ جوروواں کرنیکی اجازت ہو جاوے۔ کیونکہ جیسے پاسبانوں کو ایک ایک جورو رکھنے کی ہدائت ہو ویسا ہی اور عیسائیوں کو بھی ہدائت ہو کہ ہر مرد اپنی جورو رکھے۔ اور یہہ بھی کہ ایک کو چھوڑکر دوسری نہ کرے۔ اور پھر جیسا پاسبانوں کو ایک جورو رکھنے سے اسکے لئے کثرت ازدواجی منع ہو ویسا ہی دیگر عیسائیوں کو بھی اپنی اپنی جورو رکھنے کی ہدائت سے ایک آن میں زیادہ جوروواں کرنا منع ہو۔ اور اگر پاسبانوں کو یہہ ہدائت نہ بھی کیجاتی تو بھی وے اوروں کی طرح پابند ہوتے کہ ایک ایک جورو رکھیں پر جب پاسبانوں کے فرائض وغیرہ بیان کرنیکا موقعہ ملا تو جسطرح جو خوبیاں اُسمیں ضروری بیان کی گئی ہیں جو اوروں میں بھی مطلوب تھیں اُسیطرح ایک جورو والا ہونا بھی مثل اوروں کے اسمیں بھی طلب کیا گیا ہو +

قولہ۔ معاف فرمائیگا کہ جیسے کلیسیا یونان نے قید

واحد زوجہ میں غلطی کی تھی ویسے ہی انتخاب اجازت نکاح کے حکم بڑھانے میں غلطی بکر وہ کرتے ہیں کہ جسمیں مقدس پولوس سے والوں کو بھی ناحق ملامت کیجاتی ہے +

اقول - واضح ہو کہ کسی رسول یا دیگر عیسائی کو اسبات سے ملامت نہیں ہو سکتی کہ پاسبان ضرور ایک جورو کا شوہر ہووے یہہ قید صرف پاسبانوں کیواسطے معلوم ہوتی ہے اور جو وجوہات بندہ نے اس امر میں پیش کی تھیں اُنکا خیال رکھنا چاہئے - اور ساتھ ہی اسبات کا بھی خیال رہے کہ جن لوگوں کو کنوارا رہنا یا رنڈوا رہنا منظور ہو اور وہ رہ سکیں تو انکو اجازت ہو کہ بن بیاہے رہیں - اسکو بہتر کہا ہے دیکھو ۱ قرنتیوں ۷: ۸ و ۲۶ و ۳۲ و ۳۴ و ۳۷ و ۴۰ - ان آیات سے ظاہر ہو کہ رسولوں اور دیگر مسیحیوں کیواسطے اجازت ہو کہ خواہ بیاہ کریں خواہ بن بیاہے رہیں - مگر خادم دین کیواسطے ضرور ہے کہ وہ ایک جورو رکھے - یاد رہے کہ یونانی میں لفظ ضرور پایا جاتا ہے - اور میں نہیں جانتا کہ یونانی کلیسیا اپنی رائے کے لئے کیا وجہ رکھتی ہے شائد آپکے موافق اسکا بھی یہہ خیال ہو گا کہ انکو جہانتک ہو سکے سبکدوش دنیا سے رہنا چاہئے تاکہ کام خداوند کا آسانی و بخوبی کر سکیں "- اگر یہہ درست ہو تو پاسبانوں کو جورو کرنی ہی نہیں چاہئے" کیونکہ جو بیاہا ہے سو دنیا کے واسطے اندیشہ مند ہے کہ کیونکر وہ اپنی جورو کو راضی کرے - وہ جو بن بیاہا ہے سو خداوند کے لئے اندیشہ مند رہتا ہے کہ وہ کیونکر خداوند کو راضی کرے " ۱ قرنتیوں ۷: ۳۲ و ۳۳ - مگر پاسبان کو ضرور ہے کہ ایک جورو کا شوہر ہووے تاکہ گھر بار والا ہووے اور اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرے اور کمال درستی کے ساتھ لڑکوں کو تابع میں رکھے - کہ اگر کوئی اپنے ہی گھر کا بندوبست کرنا نہ جانے وہ خدا کی کلیسیا کی خبرداری کیونکر کریگا " ۱ تمطاوس ۳: ۴ و ۵ - پس خادم دین کے بارے میں معاملہ دگرگوں ہے - اور اگر یہہ حکم کسی خصوصیت کی وجہ سے دیا گیا کہ پاسبان ایک جورو کا شوہر ہووے تو وہ خصوصیت بھی ہے کہ بن بیاہا نہ ہووے اور نہ رہے - اور وہ دیگر وجہ خصوصیت کی وہ ہے جو میں نے پہلے لکھی تھی کہ آنے والی بدعت کے برخلاف کہ بیاہ کرنے سے منع کرینگے رسول نے پیش بینی سے پاسبانوں کے حق میں حکم فرمایا کہ پاسبان ضرور جورو والے ہووں -

اور یہہ بدعت رسولوں کے زمانہ میں جاری تھی کہ بیاہ کرنا روا نہیں اور ۱ قرنتیوں ۷: ۱ - اور ۱ تمطاوس ۴: ۳ - اس بدعت کے موجود ہونیکی شاہد ہیں - اور کلیسیا کے ابتدائی زمانہ میں بہت عیسائیوں کا یہہ گمان تھا - اور بدعتی لوگ اس خیال کے بانی تھے - یعنے مارسی ان اور ٹاشنگس وغیرہ - اور رسولوں کے بعد بزرگوں مثل کلیمنس الکزنڈری نس - اگنے شش اور اثری نی اس نے ان بدعتوں کے برخلاف لکھا تھا - ایسے لوگوں کے جواب میں پولوس رسول نے کلیسیاؤں کو آگاہ کیا اور ہدایت کی کہ اگر کوئی بن بیاہا رہ سکے تو بہتر ہے پر اگر نہ رہ سکے تو بیاہ کرے وہ گناہ نہیں کرتا - کہ بیاہ کرنا سب میں بھلا ہے - دیکھو ۱ قرنتیوں باب ۷ - اور عبرانیوں ۱۳: ۴ - اور جب کہ بیاہ کرنا سبھوں کے لئے بُرا سمجھا جاتا تھا تو خادم دین کے لئے تو اور بھی ناجائز قرار دیا جاتا تھا چنانچہ اس بدعت کا بقیہ ابتک رومی کلیسیا میں ہے کہ خادم دین بیاہ نہ کرے - اسلئے رسول نے نہ صرف لوگوں کے لئے اس امر میں ہدایت فرمائی بلکہ پاسبانوں کے لئے بھی اسبات کو صاف کر دیا کہ وہ ضرور ایک ایک جورو کے شوہر ہوویں - پر اور لوگ خواہ بن بیاہے رہیں اور خواہ اپنی اپنی جورو رکھیں +

خیال رہے کہ بجائے اسکے کہ کثرت ازدواجی کا رواج ہو اسوقت خیال یہہ ہو رہا تھا کہ بیاہ کرنا ناجائز ہے - تو پاسبانوں والی ہدایت سے دیگر عیسائیوں میں جواز کثرت ازدواجی کو نتیجہ کرنا انجیل مقدس سے مخالفت کرنا ہے - وہ رسول جنہوں نے بلا لحاظ یہود اور غیر قوموں کے واحد ازدواجی کے اصول کو قائم اور اُسی کے متعلق قانون فرمائے کیونکر ایک آن میں ایک سے زیادہ جوروؤں والے کو بپتسما دیکر کلیسیا میں کثرت ازدواجی کا رواج ڈالتے - تو پھر ہم کیوں محمدیوں اور چوہڑوں وغیرہ کی خاطر اُس اصول کو توڑیں +

قولہ فرض کرو کہ کثرت ازدواج میں حق تلفی تو کسی کی کچھ نہ ہو (جیسے کنجری بازی میں !!) مگر ترحم اور رفاقت کچھ ہو تو مانع ایسی کثرت کے کونسی وجہ ہے - البتہ یہہ صورت فرضی استثنائی ہی ہے نہ قاعدہ - قاعدہ عامہ وہی صحیح ہے کہ ایک مرد ایک ہی جورو کرے - غرضکہ کثرت ازدواج شر فی النفسہ تو مطلقاً نہیں مگر شر بالوجہ ہے - پس وجہ شر کے دور ہونے پر یہہ شر نہیں رہ سکتی +

اقول - پولوس رسول کہتا ہے کہ ساری چیزیں میرے لئے روا ہیں پر سب چیزیں سودمند نہیں ۱ قرنتیوں ۶: ۱۲ - یہہ بات رسول کھانے پینے کی نسبت کہتا ہے - آپکی تقریر کا بھی شائد ایسا ہی مطلب ہے - یعنے جب آپ کہتے ہیں کہ کثرت ازدواج شر فی النفسہ نہیں تو اسکا مطلب یہہ ہے کہ وہ روا ہے - مگر شر بالوجہ ہے یعنے باموقع یا فائدہ مند نہیں - اور اگر وہ امور جو اسکے مفید ہونیکے مانع ہیں یعنے اسکے شر ہونیکی وجہ ہیں دور کئے جاویں تو اُسمیں کچھ عیب نہیں رہتا اور روا تو پہلے ہی ہے - آپکی طرز منطق تو ویسی ہی مگر پھر بھی اختلاف بڑا ہے - چنانچہ رسول لوگوں کو اخلاقی گناہوں کے برخلاف آگاہ کرتا اور انہیں زبون بتلاتا ہے - آیت ۹ و ۱۰ - اور انکی بُرائی کو اُس آزادگی سے جو کھانے پینے کی چیزوں کی بابت ہے اور بھی واضح کرتا اور انہیں قابل ترک ٹھہراتا ہے یعنے اُن چیزوں میں جو روا ہیں میں کسی چیز کے اختیار میں نہ ہونگا چہ جائکہ ناروا چیزوں کے اختیار میں پڑوں جیسے حرامکاری - کیونکہ بدن حرامکاری کے لئے نہیں ہے بلکہ خداوند کے لئے ہے - آیت ۱۳ - اب کثرت ازدواج اُسطرح کی شر بالوجہ نہیں ہے کہ بنفسہ روا ہو بلکہ شر فی النفسہ ہے - چنانچہ آپ بھی مانتے ہیں کہ قاعدہ عامہ وہی صحیح ہے کہ ایک مرد ایک ہی جورو کرے - پس تو ایک کے ہوتے ہوئے دوسری جورو کرنا اُس قاعدہ سے تجاوز ہے نہ کہ جائز استثنا - اور کثرت ازدواج کے شر فی النفسہ ہونیکی وجہ ہے - رحم اور رفاقت وجہ تحسین فی النفسہ کثرت ازدواج کی نہیں ہو سکتیں - ورنہ اس فرضی وجہ سے کنجری بازی اور چوری اور دیگر مصلحت آمیز بھی شر فی النفسہ نہیں ٹھہرتے - مگر حق یونہی ہے کہ کثرت ازدواج قاعدہ عامہ اور اصول فطرتی سے تجاوز ہونیکے سبب ایک نوع حرامکاری تھی اور ہے اور ہوگی +

قولہ - ملاخی نے بحث ایک اور بہت جوروؤں کی کہاں کی ہے البتہ یہہ تو کہا ہے کہ جسکے ساتھ تم ایک ہوئے (یعنے ایک تن) اُس سے بے وفائی نہ - اور یہہ ملامت زنا ہو دیر ہے جو جسمانی اور روحانی زانی ٹھہرے تھے +

اقول - ملاخی باب ۲ - آیت ۱۴ و ۱۵ یوں ہیں - "پر تم کہتے ہو کہ سبب کیا ہے ؟ سبب یہہ ہے کہ خداوند تیرے اور

تیری جوانی کی جورو کے درمیان گواہ ہوا کہ تو نے اس سے بیوفائی کی ہے۔ تو بھی وہ تیری جانی اور تیرے عہد کی جورو ہے (یہہ ایک جورو کو چھوڑکر دوسری کرنیکے برخلاف تنبیہ ہے۔ اور اگرچہ وہ لوگ اپنی جوروؤں کو چھوڑنے اور دوسری بیاہ کرتے تھے تاہم جس پہلی جورو سے اسطرح بیوفائی کرتے اسکو خداوند پھر بھی اُنکے عہد کی جورو قرار دیتا ہے) اور "کیا اُسنے ایک ہی کو نہ بنایا باوجودیکہ روح کا بقیہ اسکا رکھتا۔ اور کیوں ایک تاکہ خداترس نسل پاوے۔ اسلئے تم اپنی طبیعت سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی جورو سے بیوفائی نہ کرے"۔

کیوں صاحب کیا یہہ ایک اور بہت جوروؤں پر بحث نہیں ہے؟ نبی ابتدائی قانون کو پیش کرتا ہے کہ کیا اُسنے ایک ہی کو نہ بنایا باوجودیکہ روح کا بقیہ اُسکا رہا۔ یعنے کیا ایک آدم کیلئے ایک ہی حوا نہ بنائی تاکہ وہ دوسری نہ کر سکے۔ حالانکہ روح کا بقیہ اُسی کا تھا یعنے وہ ایک اور عورت اُسکے لئے بنا سکتا تھا۔ لیکن اُسنے اسکے لئے صرف ایک ہی جورو بنائی۔ اور یہہ اسلئے تاکہ وہ خداترس نسل پاوے نہ کہ جانوروں کیطرح پاک محبت اور پرہیزگاری سے محروم ہووے۔ اسکے ساتھ دیکھو نامہ ططس ۱:۶۔ اور پھر اپنی جورو سے بیوفائی کرنا منع کیا ہے۔ جبکہ اسکو چھوڑکر دوسری کرنے یا اسکو گھر اور بھی کر لینے سے عمل میں آتی ہے۔ یہاں روحانی زناکاری کا کچھ ذکر نہیں ہے لیکن جسمانی زناکاری کا ذکر ہے جو وہ اپنی جوروؤں سے بیوفائی کرنیکے سبب کرتے تھے آپکا کوئی نتیجہ بھی اِن آیات میں پایا نہیں جاتا +

قولہ - پھر وہ جو آنصاحب نے کثرت ازدواج کو مشابہ ساتھ زنا باکرہ غیر منسوبہ کے ٹھہرایا ہے تعجب یہاں ہے کہ کثرت ازدواج کی سزا تو کچھ نہ لکھدی مگر زنا موصوف کی سزا پچاس مثقال نقرہ دکھلائی تو کیا کوئی گناہ بلا سزا کے بھی ہے و یا یہہ تشبیہ عین خبر مطلوبہ میں ناقص ہی نہیں +

اقول - اُس تشبیہ سے آپکی تجویز کی ہوئی شرع اجازیہ کا عدم وجود دکھلانا منظور تھا۔ اور یہہ جو آپ نے سزا والا عذر نکالا ہے کہ کنواری سے زنا کرنیکی سزا پچاس مثقال نقرہ لکھی گئی اس سے بھی آپکی طرز تقریر کی رو سے زنا ساتھ کسی باکرہ کے جائز تو ہوگیا۔ صرف پچاس مثقال روپیا اسکے عوض دینا پڑیگا۔ اس سے بھی وہ شرع اجازیہ ثابت ہے جو آپ کثرت ازدواج کے لئے نکالتے ہیں۔ اور علاوہ اسکے آپکا یہہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ کثرت ازدواج کی سزا کچھ نہ لکھی۔ لکھی تو ہے آپ اسکو سزا جانے بھی۔ اور وہ یہہ ہے کہ بڑھاپے پن کا حق غیر محبوب کے بیٹے کو دیا جاوے اور یہہ بنظر لے سزا کے تھا۔ اور مرد کو کثرت ازدواج کیطرف سے نفرت دلانے والی بات تھی۔ پس وہی بات درست ہے کہ شریعت اجازیہ کچھ چیز نہیں ہے اور اصل بات یہہ تھی کہ لوگ خود ہی ایسے فعل کرتے تھے نہ کہ شرع اُنکو ایسا کرنیکی اجازت دیتی ہے۔ شرع ان برائیوں کے بدنتیجوں کا انتظام کرتی ہے اور لوگوں کو چھوڑتی ہے کہ کثرت ازدواج کے برے نتیجوں کو جانیں اور اسے ترک کریں۔ مگر انجیل مقدس جو اخلاق کا کامل اور صحیح قانون ہے اُسمیں وہ سب باتیں بند کی گئی ہیں جو پہلے غیر قوموں یا یہودی لوگوں میں اُنکی نفسانیت اور سخت دلی کے سبب ہونے پاتی تھیں۔ انجیل کسی کی نفسانیت اور سخت دلی کیخاطر قانون اخلاقیہ کو کم نہیں کرتی۔ اور وے جو خدا کی روح سے موثر کئے جاتے ہیں وہی اسکی روحانی تعلیم کیطرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ اور انجیل کی یہہ صورت اسکے عمومًا قبول جانے کے برخلاف ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ مگر مناسب نہیں کہ اس رکاوٹ کو ہم قران کی تعلیم سے دور کریں جو سراسر نفسانی ہے جسکو انجیل مقدس بالکل رد کرتی ہے +

راقم جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس۔

گجرانوالہ۔

جواب الجواب پادری ٹھاکرداس صاحب درباب جواز تتمہ

---

(۱) وہ جو باب ۱۹ متی میں لکھا ہے کہ جو کوئی اپنی جورو کو بغیر علت زنا کے طلاق دے اور خود دوسری جورو کرے وہ اپنی اس مطلقہ کو زنا کرانے بھیجتا ہے اور خود زنا کرتا۔ اسپر سوال یہہ ہے کہ صورت مذکورہ صدر میں آیا اظہار اس نیت ملعونی کا ہے جو پہلی سے نامناسب طور پر سبکدوش ہوکر دوسری کو کرتا ہے یا کہ اور مضمون مناہی کثرت ازدواج پر بھی کچھ ہے۔ صورت اولیٰ میرے مطلب کے مفید ہے اور ثانی آپکے اور اگر ہر دو مطلب بر آتے ہوں تاہم میرا مطلب اُس سے بہتر بر آتا ہے +

(۲) پھر پہلے قرنتیوں کے باب ۷ میں جو لکھا ہے کہ نکاح بسبب جسمانی زنا ہی کی نسبت بہتر تو یوں ہے کہ آدمی عورت کو نہ چھوئے تاہم جلنے سے بہتر ہے کہ ہر آدمی اپنی جورو اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے اسپر سوال یہہ ہے کہ کیا یہاں مناہی دوسری جورو پر بھی کوئی لفظ ہے و یا یہہ کہ آتش شہوت میں جلکر تن اپنا غیر کو دینے کی ممانعت ہی صرف ہے کہ زنا سے بچنے کو اپنے ہی جوڑے کے پاس سب کوئی جاوے غور و انصاف سے جواب دیجئے +

(۳) وہ جو تیموتھی اور ططس میں ہدایت ہے کہ خادم دین کا عہدہ ایسے کسی کو دیا جاوے جو ایک جورو کا شوہر ہو اور شرابی ولالچی وغیرہ نہ ہو۔ اسپر سوال یہہ ہے کہ شروط موصوفہ میں بجز ایک جورو کے شوہر ہونے کے اور بھی کوئی ایسی شرط ہے کہ جسکی ممانعت دفتر فطرت یا اوراق الہام صادق میں کہیں نہ ملتی ہو یا ایک جورو کے سوا کی ممانعت بھی لکھی ہے۔ اگر دوسری جملہ شروط کی ممانعت ہے اور صرف شرط متنازعہ کی ممانعت کہیں نہ ملے تو اسی کا نتیجہ معکوس صحیح ہو سکیگا اور دوسری شروط کا نہیں۔ بار ثبوت اس امر کا کہ اور شروط کی ممانعت قول اور فعل الٰہی میں ہے۔ سو تو بذمہ میرے ہے مگر اسکا بار ثبوت کہ اسکی بھی ممانعت ہے وہ صرف بذمہ آنجناب ہی کے ہے اور ہنوز ہے۔ فرض کرو کہ کثرت ازدواج میں حق تلفی تو کسی کی کچھ نہ ہو مگر تراحم و رفاہت کچھ ہو تو مانع ایسی کثرت کے کونسی وجہ ہے۔ البتہ یہہ صورت فرض استثنا سے ہی کہ نہ قاعدہ۔ قاعدہ عامہ وہی صحیح ہے کہ ایک مرد ایک ہی جورو کرے کیونکہ قاعدہ کلیہ جو استثنا نہیں رکھتا صرف یہہ ہے کہ جو تم اپنے لئے پسند نہیں رکھتے دوسرے کے لئے بھی پسند نہ رکھو۔ غرضکہ کثرت ازدواج شر فی النفسہ تو مطلقًا نہیں مگر شر بالوجہ ہے پس وجہ شر کے دور ہونے پر یہہ شر نہیں رہ سکتی۔ معاف فرمائیگا کہ جیسے کلیسیاء روم نے تجرد خدام دین کی تعلیم میں غلطی کی تھی

اور کلیسا یونان نے عقیدہ عمری واحد زوجہ میں غلطی کی ویسے ہی آنجناب اجازت نکاح کے حکم ٹھہرانے میں غلطی مکروہ کرتے ہیں کہ جسمیں مقدس پولوس سے ‌والوں کو بھی ناحق ملامت کیجاتی ہو۔ مطلب عدالت تو صاف صاف یہہ ہو کہ ایسے نو مریدوں میں سے جو بہت جورووال والے آئے ہیں اقتباس خادم دین کا نہو اسلئے کہ انکو جہانتک ہوسکے سبکدوش دنیا سے رہنا چاہئے تاکہ کام خداوند کا بآسانی بخوبی کرسکیں +

(۴) تتبع خالق کا کرنا تقدس میں تو البتہ واجب ہو مگر ہر امر میں تو ناممکن اور بلا ضرورت ہو۔ حوا ایک ہی بنائی گئی تھی اسلئے کہ کلیسا ایک ہی ہو پس اسکا تتبع مسئلہ متنازعہ میں کیا ضرور ہو +

(۵) ملاخی نے بحث ایک او بہت جورواں کی کہاں کی ہو البتہ یہہ تو کہا ہو کہ جسکے ساتھ تم ایک ہوئے دیکھئے ایک تن) اُسی سے بیوفا بنے (باب ۲) اور یہہ ملامت زناہیوں پر ہو جو جسمانی و روحانی زانی ٹھہرے تھے +

(۶) برروہ جو انصاف نے کثرت ازدواج کو مشابہ ساتھہ زنا یا کرہ غیر منسوبہ کے ٹھہرایا ہو تعجب یہاں ہو کہ کثرت ازدواج کی سزا تو کچھہ نہ لکھائی مگر زنا موصوف کی سزا بجائے شقال نقرہ و کھلائی تو کیا کوئی گناہ بلا سزا کے بھی ہو و باپہ تشبیہ عین جز مطلوبہ میں ناقص ہی نہیں +

مجھے بڑا افسوس یہہ ہو کہ آپ جیسے لائق و فائق عضو کلیسیا سے اس مقدمہ میں نا اتفاقی کرنی پڑی۔ لیکن شکر کا مقام یہہ ہو کہ میں ایسی ایسی غلطیوں کو مہلک نہیں جانتا

راقم

عبد اللہ اعظم از

مقام امرتسر

۲۰ جون ۱۹۱۵ء

* نوٹ نہیں۔ پولوس نے وروں کے لئے مجرد رہنے کو مختص کیا، ورگر ضبط نہ کرسکیں تو بیہی جہد کرنیکی اجازت دیا اس سے بھی یہہ نتیجہ زیادہ تر صحیح معلوم ہوتا کہ خادم دین کی یہہ خصوصیت ہو کہ وہ ضرور ایک جورو کا شوہر ہووے +

تار کی خبریں

قاہرہ ۴ جولائی کرنیل دوڈ ہوس نے گودر ویشوں کو کامل زک دی مگر تمام دن جنگ رہی اور برٹش افسر بہت کام آئے +

برلن ۵ جولائی جرمنی سوئٹزرلینڈ کو نوٹس دینے والا ہو کہ ۱۸۷۶ء کے عہدنامہ کے تصفیہ کو ختم کیا جائے +

لنڈن ۶ جولائی باوجود مخالفت گورنمنٹ کے ہوس آف لارڈز نے مسودہ انتقال اراضی میں ایک ترمیم خلاف منشائے قانون مذکور کثرت رائے ۱۲۲ بمقابلہ ۱۱۳ کے منظور کرلی جس پر لارڈ سالسبری نے مسودہ مذکور کو واپس لے لیا +

قاہرہ ۷ جولائی وادی حلفا کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ درویشوں نے جانب شمال اُدھر حرکت کی ہو اور تعداد میں اُس سے زیادہ مضبوط ہیں جیسے پہلے خیال کیا گیا تھا۔ کرنیل دوڈ ہوس نے کل ایک ہزار قیدی پکڑے ہیں +

قاہرہ ۹ جولائی کرنیل وڈ ہوس بذریعہ تار خبر دیتے ہیں کہ درویشوں کی ایک پانچ ہزار کی جمعیت معہ تین سو شتر سواروں کے اونکے محاذ میں ایک مضبوط مورچے پر قابض ہو۔ وہ شیمرن میں دریا نیل کے کنارے کنارے اُنکے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں لیکن قیدیوں کی بڑی تعداد جو اُنکے اہتمام میں ہو وہ کار آمد آدمیوں کی تعداد گھٹا رہی ہو اور ایک کامیاب حملہ کے امکان کو مایوس کر رہی ہو +

خبریں

صاحب چیف کمشنر بہادر نے گورنمنٹ ہند سے تولہ پولیس سرو دیر طلب کئے ہیں۔ تجویز ہی کہ پنجاب کی موجودہ پولیس سے ۴ ہزار چیدہ آدمیوں کو فوجی قواعد کی مشق کروائی جاوے تاکہ موقع سرحدی جنگ پر یہہ فوج صیغہ جنگ کا ہاتھ بٹا سکے۔ **قلعہ جیار** کے ایک سپاہی نے غیرے کی حالت میں اپنے حوالدار گارد کے گولی مارکر اپنے بھی مارلی۔ **نظام سٹیٹ ریلوے** کے ایک سٹیشن سے دو سو بکریاں سوار کرکے حیدرآباد کو روانہ کی گئیں انمیں سے بہت تھوڑی سی زندہ بچیں باقی سب گھٹکر مرگئیں۔ **جالمیں** گینگوری میں ایک شادی ہوئی ہو جس میں دولہا دلہن کی عمر ملاکر ڈیڑھ سو برس کی ہو یعنے دولہا کی عمر ۸۰ برس کی ہو اور دلہن کی اس سے دس برس کم۔ **سیالکوٹ** میں اشرف کے پانچ طالبعلموں نے ایک ونڈرفل پارٹی قائم کی ہو جسکا کام ملک میں صنعت و حرفت پھیلانا ہوگا۔ **تحصیل** سندیلا ضلع ہردوئی کا نائب تحصیلدار معطل و دورہ سپرد ہوگیا۔ **لاہور** کے سٹیشن پر ایک قلی ایک ٹوکرا ووتی بانیکا لئے پھر رہا تھا کہ اچانک آہنی سڑک سے ٹھوکر کھا کر گرپڑا کل بوتلیں ٹوٹ گئیں اور ایک بوتل کا ٹکڑا ایسا لگا کہ وہ فوراً مرگیا۔ **ملکی** فوج کے سپاہیوں نے رنگوں پر بھی دھاوا کیا۔ **امرتسر** میں ایک مصنوعی سارجنٹ پکڑا گیا ۲ سال قید ہوا۔ خبر آئی ہو کہ بدخشاں میں امیر کی حکومت کے برخلاف بغاوت ہوگئی ہو۔ **دربار کشمیر** نے گورنمنٹ سے دو دیسی اکونٹنٹ مانگے ہیں جنکو تین تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ **شہنشاہ چین** نے اپنی بی بی کو بہت بڑا تاج طلائی دیا ہو اسپر سیبریا کے سمور کی اونچی ٹوپی ہو اور اسپر موتیوں کی لڑیاں ہیں اور مرغ زرین کے پر ہیں جس ہوشیار کاریگر نے اسکو دو مہینے میں بنایا ہو۔ **رزیڈنٹ کشمیر** گل مرغ کو روانہ ہوئے کونسل بھی وہیں جانے والی ہو۔ **اندور** میں ایک مسلمان کے پاس نقلی سکے بنانے کے اوزار برآمد ہونے پر سشن جج اندور نے پندرہ سال قید شدید کی سزا دی۔ **صاحب سکرٹری** آف اسٹیٹ ہند کا مراسلہ مسئلہ آبکاری پر لوکل گورنمنٹوں میں گشت کر رہا ہو۔ **بمبئی** کے اخبار ٹائمز آف انڈیا کو اُس کے موجودہ ایڈیٹر اور منیجر دونوں نے بشراکت پانچ لاکھہ روپیہ میں خرید کرلیا ہو۔ **میڈاگاسکر** میں لنڈن مشنری سوسیٹی کیطرف سے صرف ۳۰ ولایتی پادری ہیں پر وطنی پادری ۸۲۸ ہیں۔ وطنی منادہ ۵۲۹۵ ہیں اور مسیحی جماعت کا شمار ۶۱۰۰۰ ہو۔

نور افشاں میڈاگاسکر کا کچھ حال ناظرین کی خاطر کسی آئندہ پرچہ میں بخوبی بیان ہوگا۔ راوی (لاہور) لکھتا ہے کہ ۱۰ جولائی کو دو آدمی گھوڑی غسل کرنے کے لئے دریائے راوی میں گئے ایک کو سنسار نے نگل لیا دوسرے نے شور و غل کیا دارو غہ گھاٹ نے بہت جلد کشتی وہاں لیجاکر ملاحوں سے سنسار کو پکڑوایا آدمی کا کام اُسکے پیٹ میں تمام ہوگیا سنسار کو ہسپتال میں لے گئے۔

بسیرٹ کے سب جج کے پاس ایک چور گرفتار ہو کر آیا جب اظہار لکھے جانے لگے تو اُسنے کہا کہ اگر میں چوری نہ کرتا تو کیا کرتا جو کچھ میں کماتا ہوں وہ مکتفی نہیں ہے جورو میری بھوک سے قریب المرگ ہے بچے رو رہے ہیں اور میں خود بھی ایک ردی حالت میں ہوں۔ مجسٹریٹ نے پانچ روپیہ جرمانہ کیا اور وہ بھی اپنی جیب سے ادا کئے + خ

مختلف واقعات

ایک عورت ریل امرتسر سے اُتر کر شہر کیطرف آرہی تھی اُسکے پاس ایک صندوقچہ تھا سپاہی نے پوچھا کہ صندوق میں کیا ہے۔ عورت نے پہلے تو لیت و لعل کی۔ پھر کالی کرتی والے بہادر نے فقرہ اپنی زور زبان کے ذریعہ سے خوف دکھلایا تو فوراً صندوق کھولا گیا اور بچہ ایک زیور سے لدا ہوا اچھا چلا اُٹھا خدا جانے یہہ عورت کہاں سے اُسکو لائی ہے۔ اب وہ عورت ماخوذ ہے پ-ا

شراب خوری کا پھل۔ ۳۰ جون بوقت دس بجے تالاب صندل سر سے جو بیرون دروازہ رام باغ واقعہ ہے ایک لاش پانی پر تیرتی برآمد ہوئی شناخت سے معلوم ہوا کہ وہ مجیٹھہ ضلع امرتسر کے ایک رئیس کا بیٹا ہے مدہوش شراب کے باعث پرسوں شام کیوقت تالاب میں ڈوب گیا تھا تمام رات ڈوبا رہا۔ بروز اتوار لاش نکالی گئی سُنا ہے کہ یہہ شخص کثرت سے شراب پیتا تھا مفصل پتہ آئندہ لکھا جاویگا + ر-م-و

نیپال کی فوج۔ نیپال کی فوج بقول پائنیر اب ایسی شائستہ و تربیت یافتہ ہو گئی ہے کہ شمالی اور مغربی سرحد پر جنگ چھڑ جائیگی حالت میں بہت عمدہ کام دے سکیگی +

جہاز شکن کشتی۔ امریکہ میں ایک کل ایجاد ہوئی ہے کہ خواہ کیسا ہی مضبوط جہاز ہو شکست ہو جاویگا۔ یہہ کشتی ہم صورت چرٹ کے ہے۔ اسپر کپتان سوار رہتا ہے اور بہت مضبوط آہنی ہے کپتان ہی اسکو چلاتا ہے اسپر گولوں کا مطلق اثر نہیں ہوتا جب کسی جہاز پر حملہ کیا گو وہ کیسا ہی زبردست ہو بچ نہیں سکتا + ا-پ-

جنگلی لڑکے۔ کانپور کے اسکول میتھوڈسٹ مشن کے پاس دو لڑکے ہیں جو حال میں جنگل سے پکڑ کر لائے گئے ہیں۔ یہہ بولنا نہیں جانتے۔ ان میں سے ایک تو جب پکڑا گیا تھا تو چاروں ہاتھ اور پاؤں پر چلتا تھا + جیبہ

سنی اور شیعہ۔ آجکل سشن جج الہ آباد شرالیٹ کے اجلاس میں ایک عجیب مقدمہ دو فریق مسلمانوں کا مذہبی خیالات کی بابت پیش آیا شہر کی ایک مسجد میں پتھر لگا ہے اسپر کوئی شخص ایسے کلمات لکھ گیا جسکو ایک سنی نہایت بُرا سمجھتا ہے۔ لہذا استغاثہ کیا گیا ہے کہ شیعہ اس مسجد میں کبھی نماز نہ پڑھنے پائیں اور نماز کے وقت مسجد میں نہ آنے پائیں اور یہہ پتھر جسپر کلمات لکھے ہیں مسجد سے نکلوا دیا جائے + صحیفہ

مفید درخت روسی ترکستان میں ایک قسم کا سنبل قردلا نامے پیدا ہوا ہے جسکا عرق کڑوا ہے اور اُسمیں مشک کی سی خوشبو آتی ہے۔ اسکا عرق ہیضہ کی مرض کیواسطے نہایت مفید ہے۔ وہاں کے رہنے والے غیر ملک کے لوگوں کو اسکی اصلی کیفیت نہیں بتلاتے ہیں۔ حال میں مسٹر فدچنگو صاحب نے اسکا ایک پودہ دستیاب کیا ہے اور اسکو ماسکو میں لگایا ہے +

دو فقیر چور۔ کوہ نور کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ یکم جولائی کو دو مہاجن مقام سرسہ سے خرید غلہ کیواسطے دس بجے دن کی ٹرین میں بھٹنڈا کو روانہ ہوئے اُنکے ساتھ اُسی درجے میں دو فقیر بھی سوار تھے۔ اثنائے راہ میں دونوں مسافر سو گئے۔ انمیں ایک کے پاس تین سو چھپن روپیہ نقد تھے جسکو وہ فقیر لیکر چمپت ہوئے۔ تار دی گئی مگر کچھ سراغ نہ ملا +

سخت سیلاب۔ دریائے انڈس میں سخت سیلاب آرہے ہیں ٹرکھاتے میں ۴۰ آدمی ڈوب گئے اور کل ملک پر ۲ فٹ پانی بھر رہا ہے۔ فی کس دو روپیہ مزدوروں کو گھر سے اسباب نکالنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن بھی خطرہ کی حالت میں تھا لیکن خوش قسمتی سے وہ اونچان پر تھا +

فرانس کی شراب سال گذشتہ میں فرانس سے ہندوستان میں جو شراب آئی اسکا تخمینہ نو لاکھ اٹھتالیس ہزار ایک سو تیس گیلن ہوا ہے + ج-ر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا